



## سوال

(15) اللہ تعالیٰ کے قول { وَإِنْ مِنْكُمْ الْأَوَارِدُهَا } (مریم : ۴۱) میں ورود سے کیا مقصود ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے سورہ مریم کی آیات نمبر ۴۱-۴۲ پڑھیں جو یوں ہیں۔ بسم اللہ الرحمن :

وَإِنْ مِنْكُمْ الْأَوَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ نَحْمًا مَّقْضِيًّا ۚ ۷۱ ثُمَّ نُجِی الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنُزِّلْنَا الْمَائِدَةَ مِنْ سَمَاءٍ ۚ ۷۲ ... مریم

”اور تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو جہنم پر وار نہ ہو۔ یہ بات تمہارے پروردگار پر لازم اور طے شدہ ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ (مریم : ۴۱-۴۲)“

میں چاہتا ہوں کہ اس آیت کریمہ اور باہم مخصوص ورود کے معنی سمجھوں۔ میں نے ابن رجب حنفی کی کتاب میں پڑھا وہ کہتا ہے کہ ائمہ نے ورود کی تفسیر میں اختلاف کیا ہے۔ تو کیا ورود کا معنی دوزخ میں داخل ہونا ہے۔ یعنی مومن اور کافر سب جہنم میں داخل ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مومنوں کو دوزخ سے نجات دے گا۔ یا اس لفظ سے مقصود محض اس صراط (راستہ) (بل) پر چلنا ہے جو تلوار کی دھار کی طرح ہوگا۔ پھر پہلا گروہ تو نکلی کی طرح (برق رفتار سے) اس پر سے گزر جائے گا دوسرا ہوا کی رفتار گھوڑے اور چوتھا تیز رفتار اونٹ اور جانوروں کی رفتار سے گزر رہے ہوں گے اور فرشتے کہہ رہے ہوں گے۔ اے پروردگار! انہیں سلامت رکھ، انہیں سلامت رکھ۔

حنان۔ ا۔ المنطقہ۔ الوسطی

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث صحیحہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ورود سے مراد صراط (بل) کے اوپر سے گزرتا ہے جو جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اس سے پناہ میں رکھے۔ لوگ اس پر سے اپنے اعمال کی مناسبت سے گزریں گے جیسا کہ ان احادیث میں مذکور ہے۔

ھذا ما عندي والله اعلم بالصواب



# فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ